إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ‏ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸عہ

سہ ماہی ۴عہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸عہ

جلد ۲۵	مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اکتوبر۔ کنری (سندھ) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و خدام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ناصر آباد اسٹیٹ پہونچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بفضلِ خدا خیر و عافیت ہے:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے قائم مقام خانصاحب منشی برکت علی صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔

خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر دہلی سے واپس آ گئے ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے:۔

آج محلہ دارالفضل میں مجلس انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ مبارک احمد صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب نے تقریریں کیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ اور اُس شخص کو یعنے مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو۔ اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور اپنے مولا کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغِ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔"

(الحکم [illegible] ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل سرچوہدری ظفراللہ خان صاحب کیطرف سے

احباب کا شکریہ

آنریبل سر چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنے ایک عنائت نامہ میں جو انہوں نے ۲۸ ؍ستمبر کو لنڈن سے رقم فرمایا تحریر فرماتے ہیں۔

"خاکسار کو ملک معظم کی طرف سے K.C.S.I کا خطاب اور کیمبرج یونی ورسٹی کی طرف سے LL.D کی ڈگری ملنے پر بہت سے احباب نے مبارکباد کے خطوط اور تار ارسال کئے تھے۔ جن کا بوجہ سخت عدیم الفرصتی الگ الگ جواب دینا مشکل تھا۔" الفضل" کے ذریعہ میری طرف سے ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کر دیں"۔

اس ارشاد کی تعمیل میں ہم جناب چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کی خدمت میں مبارکباد کے تار بھیجے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ یہ اعزاز جناب چوہدری صاحب کے لئے مبارک کرے۔

اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جناب چوہدری صاحب عنقریب واپس تشریف لانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میرے نام "الفضل" اب لنڈن کے پتہ پر نہ بھیجا جائے۔ میں انشاء اللہ واپسی پر قادیان حاضر ہوں گا۔ اس وقت تک میرے پرچے محفوظ رکھے جائیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ جناب موصوف کو بخیر و عافیت واپس لا کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا اور ہمارے دلوں کو مسرور بنائے۔

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا دورہ ملتوی ہو گیا

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے دورہ کا جو پروگرام "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق وہ دورہ کے لئے تشریف لے جانے ہی والے تھے۔ کہ مرکزی ضرورتوں کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الحال وہ دورہ ملتوی کر دیں۔ اس وجہ سے وہ روانہ نہیں ہو سکے۔ متعلقہ احمدی جماعتیں جو شائع شدہ پروگرام کے ماتحت ان کی آمد کی منتظر ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔

درخواست ہائے دعا

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ملتانی چھاؤنی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں بعارضہ اختلاج القلب بیمار ہیں۔ میاں محمد حسین صاحب نقشہ نویس مردان کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار و دمہ بیمار ہیں۔ شیخ عابد علی صاحب قادیان کی اہلیہ بیمار ہیں۔ ابو البشیر محمد رحمۃ اللہ صاحب فارسٹ گارڈ کیوہ کوڑیگام کشمیر کے بچے بیمار ہیں۔ محمد ابراہیم صاحب سومن ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ عبد الغفار صاحب بھوانی کی بھانجی علیل ہے۔ مرزا عبد الرؤف صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ ؍اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

۱۲۳۰	میاں ہدائت اللہ صاحب	اڑیسہ
۱۲۳۱	خواجہ غلام نبی صاحب	کشمیر
۱۲۳۲	میاں فتح محمد صاحب	دادو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا ملخص

اخبار "سول" میں

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ (۵ ؍اکتوبر) نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تقریر کا جو حضور نے آل انڈیا نیشنل لیگ کے جلسہ میں فرمائی جو ملخص شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے اتوار کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کانگرس کی طرف سے قبولِ وزارت پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ نیز فرمایا کہ ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے سات میں اقتدار حاصل کر کے کانگرس نے اپنے لئے یہ نادر موقعہ بہم پہونچایا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مذہبی اور فرقہ وار تعصبات سے بالاتر ثابت کر سکے۔ اگر کانگرس نے وسعت خیالی کا ثبوت دیا۔ اور اس طرح اُسے مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہو گیا۔ تو مسلم لیگ ایسی جماعتوں کی شکایات جو کانگرس کو اب ایک ہندو جماعت قرار دے رہی ہیں۔ دور ہو جائینگی اور اگر وہ شکایات دور نہ بھی ہوں۔ تو ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرے گا۔

کمیونل ایوارڈ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا میں اسے ہندوستانی آئین کا ایک مستقل پہلو تصور نہیں کرتا۔ آپ نے اس امید کا اظہار فرمایا۔ کہ مختلف اقوام باہم رضامندی سے ایک معین عرصہ کے بعد اس کی تجدید کرینگی۔ آپ نے فرمایا جب اس کی تجدید کا وقت آئے تو متعلقہ اقلیتوں کے خیالات استصواب رائے عامہ کے ذریعہ معلوم کرنے چاہئیں۔

آپ نے فرقہ وار اتحاد کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کی مساعی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اتحاد کمیٹی کی اس سفارش کے متعلق کہ انبیاء اور مختلف مذاہب کے بزرگوں پر حملوں کو روکنے کے لئے قانون کو زیادہ سخت کیا جائے ایک نہائت قیمتی مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ قانون کی اس طریق پر ترمیم ہونی چاہیئے۔ کہ ہر قوم میں سے ایک معین پبلک ایسوسی ایشن کو اس ضمن میں مقدمات دائر کرنے کی اجازت ہو۔ موجودہ حالات میں اس قسم کے مقدمات صرف گورنمنٹ کی طرف سے دائر کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۶ھ

مصری پارٹی اور احرار کے جتھوں کے متعلق حکام کا رویہ

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ مصری پارٹی نے احرار اور غیر مبایعین سے ساز باز کرکے اور ان سے ہر قسم کی امداد حاصل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مرکز میں فتنہ و شرارت کی بنیاد رکھی۔ اور اس ادعا کے ساتھ رکھی۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے موجودہ نظام کو درہم برہم کر دے گی۔ اور جماعت احمدیہ کے امام اور مقتدا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جن کے متعلق جماعت احمدیہ کا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کو منصب خلافت پر متمکن کیا خلیفہ نہیں رہنے دے گی۔

چونکہ اس نہایت ہی ناپاک مقصد کے لئے جس کا ذکر بھی جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اشتعال انگیز۔ اور تکلیف دہ ہے۔ مصری صاحب اور ان کے ساتھی طرح طرح کے جوڑ توڑ اور قسم قسم کے منصوبے کرتے رہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کو جو بھی نقصان پہنچا سکیں۔ پہنچائیں۔ اور اس کے لئے جو بھی سازش کر سکیں۔ کریں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم دیکھیں وہ کون لوگ ہیں۔ جو بظاہر تو جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ لیکن در اصل مصری پارٹی سے ساز باز رکھتے۔ اور ان سے ملتے ہیں۔ تاکہ قبل اس کے کہ وہ ہمارے اندر رہ کر کسی کو جانی یا مالی یا عزت کے لحاظ سے نقصان پہنچائیں۔ یا کسی کو دھوکہ اور فریب دے کر اس کا ایمان ضائع کر دیں۔ ہم احتیاط کر لیں۔ اور ان کی نقصان رسانی سے بچ جائیں۔

اس نہایت اہم۔ نہایت ضروری۔ اور بالکل جائز مقصد کے لئے جب ہم یہ معلوم کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے والا کون کون مصری پارٹی سے خفیہ یا علانیہ ملتا۔ اور اس سے تعلق رکھتا ہے۔ تو بعض حکام کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ ایسا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے مصری صاحب چڑتے اور بُرا مناتے ہیں۔ حالانکہ مذکورہ بالا مقصد کو پیش نظر رکھ کر احتیاطی پہلو اختیار کرنے والے ہمارے آدمی اول تو کسی کی کسی رنگ میں بھی مزاحمت نہیں کرتے۔ کسی کو روکتے نہیں۔ کسی سے کلام تک نہیں کرتے۔ وہ اپنے مکان میں خاموش بیٹھے رہتے ہیں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مصری صاحب کی نازک طبع پر یہ گراں گزرے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جو شخص ایک جماعت کے مذہبی پیشوا اور امام کو اس کے منصب سے معزول کرنے کے ادعا کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اور اس کی پارٹی درشت کلامی اور بے ہودہ گوئی کے تیروں سے احمدیوں کے سینے چھلنی کرتی ہے اور وہ چاہتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے جس قدر بھی لوگوں کو ورغلا سکے۔ ورغلا کر اپنے ساتھ ملالے۔ وہ اس قدر نزاکت کا اظہار کیونکر کر سکتا ہے۔ کہ اگر اس کے پاس آنے جانے والوں کو کوئی نظر اٹھا کر بھی دیکھ لے۔ تو اُسے گوارا نہیں کر سکتا۔

پھر اس سے بھی زیادہ تعجب ان حکام پر ہے۔ جنہیں مصری صاحب کی اس قدر خاطر منظور ہے۔ کہ جس بات کو وہ پسند نہ کریں۔ اس کے متعلق چاہتے ہیں۔ کہ کی ہی نہ جائے۔ خواہ کرنے والوں کے نزدیک وہ کتنی ضروری اور اہم ہو۔

پھر جبکہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ کہ لوگوں کو حق و صداقت کی دعوت دی جائے اور جو خوش قسمت اس دعوت کو قبول کریں۔ ان کی دینی۔ روحانی اور اخلاقی تربیت کی جائے۔ اور ان کو ہر اس ٹھوکر سے بچانے کی کوشش کی جائے جس سے ان کا ایمان ضائع ہو سکتا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ کھلم کھلا یہ کہتے ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک جو ایمان ہے۔ اسے وہ بے ایمانی سمجھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے نزدیک جو چیز دینی اور دنیوی ترقی اور سعادت کا باعث ہے۔ اسے وہ سراسر تباہ کن خیال کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے ہم بالکل آنکھیں بند کر لیں۔ اور اتنا بھی نہ دیکھیں۔ کہ وہ کس سے ملتے ہیں۔ تاکہ اسے ٹھوکر سے بچا سکیں۔ اور اس کا ایمان محفوظ کرنے کی کوشش کر سکیں۔

ایک طرف تو مصری صاحب کی نزاکت طبع کا خیال کرتے ہوئے بعض حکام کو ان کا اس قدر پاس خاطر ہے۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ مصری صاحب کی منشاء کے ماتحت ان کی حفاظت کا بہانہ بنا کر باہر سے احراری سُرخ پوش جتھے آ رہے ہیں۔ جو ہمارے محلوں میں دندناتے اور شور مچاتے پھرتے ہیں۔ ہماری فصلوں میں دوڑتے کودتے۔ اور انہیں خراب کرتے ہیں۔ ہمارے مکانوں کے پاس پاخانہ پھرنے کے لئے ننگے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس طرح احمدیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ ان کا اس رنگ میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں آنا اور پھر احمدی آبادی میں طرح طرح کی حرکات کرنا خطرات کا موجب ہے۔ اس لئے بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی فتنہ انگیز حرکات اور سرگرمیوں سے آگاہ رہنے کی کوشش کریں۔ اور اس لئے نگرانی کا جو تھوڑا بہت انتظام ہے اسے نہ صرف ترک نہ کریں۔ بلکہ اور زیادہ مضبوط کریں۔

احرار کے جتھے قادیان میں اپنے آنے کی غرض مصری صاحب کی حفاظت بتاتے ہیں اور حکام انہیں آنے کی اجازت دیدیتے ہیں کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے؟ کہ حکام نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ پولیس مصری صاحب وغیرہ کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک چھوٹے بڑے کے ساتھ اس کے اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے غرضیکہ ہر وقت پولیس موجود رہتی ہے۔ اگر پولیس حفاظت کرنے کے ناقابل ہے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے احراری سُرخپوش جتھوں کی ضرورت ہے۔ تو پولیس کو کیوں نہیں ہٹا لیا جاتا۔ لیکن اگر پولیس حفاظت کر سکتی ہے۔ تو احراری جتھوں کا حفاظت کے بہانہ سے قادیان میں آنا محض شرارت ہے۔ جسے روکنا چاہئے۔

کہا جا سکتا ہے۔ کہ چونکہ احراری باہر سے احمدیوں کے مرکز میں آتے ہیں اور خطرہ ہے۔ کہ کوئی فساد نہ ہو جائے۔ اس لئے یہاں پولیس کی ضرورت ہے۔ لیکن احرار تو ۱۹۳۴ء سے آ رہے ہیں۔ اور وہ اپنے مفاد کے لحاظ سے چاہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کریں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب ان کی دکان پھیکی پڑنے لگتی ہے۔ تو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ آرائی شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی انتظام نہ کرنا بلکہ ان کی بہانہ سازی کو درست تسلیم کر لینا فساد کے خطرہ کو دور نہیں کرتا۔ ذمہ وار حکام کو چاہیئے۔ کہ فتنہ و فساد کے اسباب اور موجبات کا انسداد کریں۔ اور جماعت احمدیہ کے مرکز میں ان لوگوں کی آمد و رفت کو روکیں۔ جن کی غرض سوائے اشتعال دلانے اور احمدیوں کو دکھ دینے کے اور کچھ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ صلیبِ مسیح کے متعلق یہود و نصاریٰ کا غلط نظریہ

آیتِ قرآنی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ کا مفہوم

حیاتِ مسیحؑ کی ایک بودی دلیل

منکرانِ احمدیت حیاتِ مسیحؑ کے ثبوت میں جہاں اور بعض لاطائل اور فرضی دلائل اپنی فرسودہ و بوسیدہ زنبیل سے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے عادی ہیں۔ وہاں اُن کی ایک دلیل یہ بھی ہوا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہٖ قبل موتہٖ و یوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا۔ یعنے اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔ یہ معنی اگرچہ اس آیت کے ہرگز نہیں۔ مگر وہ انہی معنوں کو پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ اب تک تمام اہلِ کتاب کیا عیسائی اور کیا یہودی چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام پر سچا ایمان نہیں لائے۔ بلکہ کچھ ان کو خدا قرار دیتے ہیں تو کچھ ان کی نبوت کے ہی منکر ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس آیت کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اس زمانہ تک آسمان پر زندہ بجسدِ عنصری تسلیم کیا جائے۔ جب تک کہ روئے زمین کے تمام اہلِ کتاب آپ پر ایمان نہیں لے آتے۔ گویا موتہٖ کی ضمیر کا مرجع وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تمام اہلِ کتاب آپ پر ایمان نہیں لائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ بجسدِ عنصری آسمان پر زندہ موجود ہوں۔ اور ایک ایسا زمانہ آئے۔ جبکہ تمام اہلِ کتاب آپ پر ایمان لے آئیں۔

نونِ ثقیلہ اور حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد

اس کے ثبوت میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لیومنن کا صیغہ نونِ ثقیلہ کے لگنے کی وجہ سے خالص استقبال کے معنوں میں ہوگیا ہے۔ اور خالص استقبال کے معنے صرف اسی صورت میں محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جبکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کا کسی آئندہ زمانہ میں نازل ہونا قبول کر کے پھر اہلِ کتاب کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے۔ کہ وہ سب حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں چنانچہ بعض احادیث میں لکھا ہے۔ کہ یہ ذکر کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح کا آخری زمانہ میں دوبارہ نزول ہوگا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔

یہ آیت قطعیۃ الدلالت نہیں بلکہ ذوالوجوہ ہے

غیر احمدی علماء کی اس مایۂ ناز دلیل کا پہلا جواب یہ ہے۔ کہ وہ اس آیت کو حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے ثبوت میں قطعیۃ الدلالت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ آیت قطعیۃ الدلالت ہرگز نہیں بلکہ ذوالوجوہ ہے۔ یعنی گزشتہ مفسرین نے اس آیت کے کئی ایک معانی کئے ہیں۔ اور کسی مبسوط تفسیر میں اس کو ایک ہی مفہوم یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے مفہوم تک محدود قرار نہیں دیا گیا۔ چنانچہ ابن کثیر نے اس آیت کے ماتحت لکھا ہے۔ قال ابن جریر اختلف اھل التاویل فی معنی ذالک۔ کہ ابن جریر فرماتے ہیں۔ اہلِ تاویل نے اس آیت کے معانی بیان کرنے میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ لیومنن بہٖ کی ضمیر کوئی تو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرف پھیرتا ہے۔ جیسے ابن کثیر میں لکھا ہے۔ وقال آخرون یعنی بذالک وان من اھل الکتاب الا لیومنن بعیسیٰ قبل موت الکتابی۔ اسی طرح کشاف صفحہ ۱۹۹ میں مرقوم ہے۔ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہٖ قبل موتہ بعیسیٰ و بانہ عبد اللہ و رسولہ۔ پھر بیضاوی میں لکھا ہے والمعنی ما من الیھود والنصاریٰ احدٌ الا لیومنن بان عیسیٰ عبد اللہ و رسولہٖ قبل ان یموت۔ اسی طرح تفسیر مدارک میں لکھا ہے۔ والمعنی ما من الیھود والنصاریٰ احدٌ الا لیومنن بہ قبل موتہ بعیسیٰ و بانہ عبد اللہ و رسولہٖ مگر اس کے بالکل برعکس بعض بہٖ کی ضمیر کا مرجع اللہ تعالےٰ کو ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر مظہری کے صفحہ ۲۳۱ پر لکھا ہے۔ وقیل راجعۃٌ الی اللہ عز وجل۔ اسی طرح تفسیر مدارک میں لکھا ہے۔ وساوی ان الضمیر فی بہ یرجع الی اللہ۔ صاحب کشاف بھی اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۹۹ پر لکھتے ہیں۔ وقیل الضمیر فی بہ یرجع الی اللہ تعالیٰ۔

اب ان دونوں معانی کے خلاف بعض مفسر بہٖ کی ضمیر کا مرجع رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ابن کثیر میں لکھا ہے وقال آخرون معنی ذالک وان من اھل الکتاب الا لیومنن بمحمدٍ قبل موت الکتابی کشاف میں بھی لکھا ہے قیل الیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مدارک میں آتا ہے بہٖ کی ضمیر یا تو اللہ تعالےٰ کی طرف پھرتی ہے اور یا پھر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف

قبل موتہٖ کی ضمیر کے مرجع میں اختلاف

اس کے بعد قبل موتہٖ کی ضمیر کو لیں تو وہاں بھی اختلافات نظر آتے ہیں۔ چنانچہ قبل موتہٖ کی ضمیر کوئی تو کتابی کی طرف پھیرتا ہے۔ اور اس پر ایک حد تک مفسرین متفق ہیں چنانچہ ابن کثیر۔ کشاف۔ مدارک۔ بیضاوی اور مظہری اس بات پر شاہد ہیں۔ مگر ساتھ ہی بعض مفسر اس کی ضمیر حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرف پھیرتے ہیں۔ اور یہ بھی انہی تفاسیر میں لکھا ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری کے صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲ پر یہ معنے کھول کر بیان کئے گئے ہیں۔

پس ایک ایسی آیت جس کی دو ضمیروں کے مرجع میں ہی ایسا عظیم الشان اختلاف نظر آئے۔ کیونکر اور کس طرح قطعیۃ الدلالت ہوسکتی ہے قطعیۃ الدلالت تو اس کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی دوسرا احتمال پیدا نہ ہوسکے۔ مگر اس جگہ تو کتنے ہی احتمال پیدا ہوگئے پس جو آیت کہ خود متشابہات میں سے ہے۔ اور گزشتہ مفسرین نے اس کے معنوں میں بہت بڑا اختلاف کیا ہے۔ اس پر ایسے مہتم بالشان مسئلے کی بنیاد رکھنی انہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں یہ فرماتا ہے۔ کہ فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہٖ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم اعتراض

پھر اگر جیسا کہ غیر احمدی علماء کہتے ہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بہٖ کی ضمیر کا مرجع ٹھیرایا جائے۔ تو اس پر ایک خطرناک اعتراض وارد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی اہل کتاب شرک سے توبہ کر کے صرف حضرت عیسٰی علیہ السلام کی رسالت کا قائل ہو جائے لیکن ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے قطعاً منکر ہو۔ تو کیا وہ اس ایمان سے نجات پا سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو بہٖ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ان معنوں کے رُو سے ٹھیرانا۔ جو غیر احمدی بیان کرتے ہیں۔ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ قرآن کریم غیر احمدی علماء کی اس تشریح کو خود رد کرتا۔ اور فرماتا ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ قیامت تک باقی رہیں گے۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوگا۔ کہ وہ بلا استثناء واحد کے ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اسی طرح آیت قرآنی وَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ سے بھی یہی مفہوم ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں اگر فرض کر لیا جائے کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت سارے یہود آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو بھی اس آیت کا مفہوم پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ لاکھوں اور کروڑوں یہود جو اس آیت کے نزول اور حضرت مسیح کی بعثت کے درمیانی عرصہ میں فوت ہو چکے ہیں۔ وہ کس طرح ایمان لائیں گے۔ وہ تو بہرحال مستثنٰے رہیں گے۔ مگر یہ الفاظ اس کے متحمل نہیں۔ کیونکہ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کے معنے یہ ہیں۔ کہ تمام اہل کتاب بغیر استثناء کے ایمان لائیں گے۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہزاروں یہود بغیر ایمان بالمسیح کے مر رہے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ وہ بغیر ایمان بالمسیح کے نہیں مریں گے خلاف واقعہ بھی ہے۔

حضرت مسیح کی مخالفانہ گواہی

پھر ایک اور لحاظ سے بھی یہ معنے غلط ہیں۔ اور وہ یہ کہ اس آیت کے آخر میں آتا ہے۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔ یعنی قیامت کے دن حضرت مسیح یہود و نصاریٰ کے خلاف گواہی دیں گے۔ اب اگر سب نے مان لیا تھا۔ تو قیامت کے دن حضرت مسیح ان کے خلاف گواہی کیوں دیں گے۔

علاوہ ازیں غیر احمدیوں کے معنے عبارۃ النص سے بھی باطل ہیں اور عبارۃ النص کی تعریف یہ ہے۔ کہ فاما عبارۃ النص فھو ما سیق الکلام لاجلہ و ارید بہ قصداً (اصول شاشی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۲۸ و نور الانوار صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی) یعنی عبارۃ النص اس مقصد کو کہتے ہیں۔ جس کو ثابت کرنے کے لئے کلام چلایا جائے۔ اس تعریف کے مطابق جب ہم متنازعہ فیہا آیت سے ماقبل اور مابعد کی آیات پر غور کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ خداوند تعالےٰ نے یہ کلام کس مقصد کو ثابت کرنے کے لئے چلایا۔ تو بعد غور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں خدا تعالےٰ نے اہل کتاب کی شرارتیں اور اُن کے مقابلہ میں اپنے انعام بیان کرنے کے لئے کلام چلایا ہے۔ چنانچہ اس رکوع میں جو یسئلک اھل الکتاب سے شروع ہوتا ہے۔ اہل کتاب کی مندرجہ ذیل شرارتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السماء فقد سالوا موسٰی اکبر من ذالک فقالوا ارنا اللہ جھرۃً۔

(۲) ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتھم البینٰت۔

(۳) قلنا لھم لا تعدوا فی السبت واخذنا منھم میثاقاً غلیظاً۔ فبما نقضھم میثاقھم (۴) وکفرھم بایٰت اللہ

(۵) وقتلھم الانبیاء بغیر حق۔

(۶) وقولھم قلوبنا غلف۔

(۷) وبکفرھم وقولھم علٰی مریم بھتانا عظیما (۸) وقولھم انا قتلنا المسیح عیسٰی ابن مریم رسول اللہ۔ اس کے بعد متنازعہ فیہا آیت ہے اس کو چھوڑ کر پھر بقیہ رکوع کو ہم پڑھتے ہیں تو ہمیں اس میں یہود کی بُرائیاں ہی نظر آتی ہیں۔ فرماتا ہے (۹) فبظلم من الذین ھادوا (۱۰) وبصدھم عن سبیل اللہ کثیرا (۱۱) واخذھم الربٰو وقد نھوا عنہ (۱۲) واکلھم اموال الناس بالباطل۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ کیا یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ اس رکوع میں پہلے بھی یہود کی برائیوں کا ذکر ہو اور پیچھے بھی اور درمیان میں ان کی ایک اچھی بات خدا تعالےٰ کہدے۔ جس کا نہ کوئی ربط ہو نہ تعلق۔ نہ جوڑ۔ قرآن شریف کی آیات تو موتیوں کی لڑی ہیں جو کمال دانائی اور حکمت سے پروئی گئی ہیں۔ مگر غیر احمدیوں کے بیان کردہ معنوں کی رُو سے قرآن کریم بالکل بے ربط کلام معلوم ہوتا ہے۔

اس موقعہ پر بعض غیر احمدی یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی میں کوئی خوبی تو ہوتی ہی ہے یہود میں بھی یہ خوبی چونکہ پائی جانے والی تھی اس لئے خدا نے اس کا ذکر کر دیا۔ اس سے حرج کونسا لازم آیا۔ مگر اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خوبی تو ہوتی ہے۔ لیکن خوبی کے بیان کرنے کا بھی کوئی موقعہ ہوتا ہے۔ بھلا یہ بیان کرنے کا کونسا موقعہ تھا۔ کہ آگے پیچھے بدیوں کا ذکر ہو اور درمیان میں ایک خوبی جوڑ دی جائے۔ پھر دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ خدا نے خود اسی رکوع میں اس سوال کو بھی حل کر دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ لٰکن الراسخون فی العلم منھم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون الزکوٰۃ والمؤمنون باللہ والیوم الاٰخر۔ اولٰئک سنؤتیھم اجراً عظیما۔ کہ ان میں سے جو لوگ نیک ہیں۔ انہیں ہم بہرحال اجر دیں گے۔ لیکن اس وقت ذکر خوبیوں کا نہیں۔ بلکہ برائیوں کا ذکر مطلوب ہے اور ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ میں بھی اہل کتاب کی کسی برائی کا ہی ذکر ہے۔

لطیفہ

پھر غیر احمدیوں کے معنے مان لینے سے ایک عجیب قباحت ناک لطیفہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جب جمیع اہل کتاب کے لئے حضرت مسیح کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ تو اہل کتاب کو دُنیا میں رہنے کا اچھا موقعہ مل جائے گا۔ وہ ضرور انکار پر اڑے رہیں گے کیونکہ وہ سمجھیں گے۔ کہ ہمارا عدم ایمان۔ ہماری عدم موت کو مستلزم ہے۔ پس ہمیں انکار پر اڑے رہنا چاہئے۔ اور حضرت مسیح کو بھی معلوم ہوگا۔ کہ میری موت جمیع اہل کتاب کے ساتھ وابستہ ہے وہ بھی ماننے کے لئے ایک حد تک ان کو نہیں کہیں گے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح اور اہل کتاب آپس میں سمجھوتہ کر لیں۔ اور کہیں۔ کہ تم مجھے مت مانو۔ کیونکہ میری موت تمہارے ایمان لانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اہل کتاب یہ کہیں کہ ہم تجھے نہیں مانتے۔ کیونکہ ہماری موت تجھ پر ایمان لانے کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس اگر سمجھوتہ ہو گیا تو پھر خدا کیلئے (نعوذ باللہ) بڑی مشکل ہوگی۔ اگر وہ زندہ رکھے۔ تو بھی قرآن مجید کی آیت کی تصدیق نہ ہوئی۔ اور جو اسی حالت میں وفات دیدے۔ تب بھی قرآن مجید کی آیت کی تکذیب ہوگی۔ لیکن قرآن مجید کا جھوٹا ہونا باطل ہے۔ اور جو مستلزم باطل ہے۔ وہ بھی باطل ہے۔

قبل موتہٖ کی دُوسری قرأت

پھر تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے عن جبیر فی قولہ لیؤمنن بہ قبل موتہ قال قرأۃ ابی قبل موتھم کہ لیؤمنن بہ قبل موتہٖ کی دوسری قرأت قبل موتھم بھی آئی ہے۔ اسیطرح تفسیر کشاف جلد ۱ صفحہ ۳۹۷ میں لکھا ہے۔ وتدل علیہ قرأۃ ابی الا لیؤمنن بہ قبل موتھم۔ یعنی ابی کی قرأت میں قبل موتہٖ کی بجائے قبل موتھم آیا ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ اس کی دوسری قرأت موتھم ہے۔ اب اگر غیر احمدی موتہٖ کی ضمیر اہل کتاب کی طرف نہ پھیریں بلکہ جیسا کہ وہ کہتے ہیں حضرت مسیح اس ضمیر کا مرجع ہو۔ تو پھر دوسری قرأت انہیں چھوڑنی پڑیگی۔ حالانکہ معنے وہ کرنے چاہئیں جو ان دونوں قرأتوں پر حاوی ہوں۔ پھر اگر غیر احمدیوں کا استدلال درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ اسی آیت کے اگلے حصہ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا کے خلاف پڑتا ہے کیونکہ شھد علیہ کے دو معنے ہوتے ہیں۔ (۱) کسی کے خلاف گواہی دینا جیسا کہ جئنا بک علٰی ھؤلاء شھیدا سے ظاہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) کسی کی نگرانی کرنا جیسا کہ لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا سے ظاہر ہے۔ مگر وہ دن تو یوم الفصل ہوگا وہاں حفاظت ونگرانی کیسی اور اہل کتاب کے خلاف گواہی دینا بھی باطل ہے۔ کیونکہ یہ تو عجیب بات ہوگی کہ یہود تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ ان کے خلاف گواہی دینے لگ جائیں۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ ایک یہودی کو دورِ محمدی میں حضرت مسیح پر ایمان لانے سے کیا فائدہ۔ جبکہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ ایمان نہیں لاتا۔ پھر لطف یہ ہے کہ نزولِ مسیح کے وقت بھی سارے اہلِ کتاب آپ پر ایمان نہیں لائینگے کیونکہ حسب زعم مخالفین مہدی ومسیح کی تلوار سے کئی لوگ ہلاک بھی ہونگے اور کئی وبا سے بھی مریں گے۔

پھر سب کا دین واحد ہونا آیات قرآنی اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء۔ اور لوشاء ربک لجعل الناس امۃً واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقھم کے بھی خلاف ہے۔ جب لوگوں کی پیدائش ہی اختلاف فی الدین کے لئے ہے۔ تو سب کا بلا استثنا ایک کلمے پر جمع ہوجانا کیونکر ممکن ہے۔ اگر کوئی کہے کہ من رحم ربک میں سارے ہی داخل ہیں تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ استثنار مجموعہ میں سے نکال دینے کا نام ہے۔ ورنہ سنقرئک فلا تنسیٰ الا ماشاء اللہ سے لازم آتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی وقت سارا قرآن بھول جائے۔ حالانکہ نہ ایسا ہوا اور نہ ممکن تھا۔ کہ ایسا ہو پس یہود ونصاریٰ کا وہ دائمی اختلاف جس کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے اس بات کی دلیل ہے۔ کہ غیر احمدی اس آیت کے جو معنی کرتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کے اجتہاد کے متعلق علمائے احناف کی رائے

اب ہم غیر احمدی علماء کے اس نظریہ کو لیتے ہیں۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے نہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث۔ اور اصول فقہ والوں نے لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ اجتہاد میں کمزور تھے۔ اسی لئے ان کو مجتہدین کے گروہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ ملاحظہ ہو اصول شاشی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی جس میں لکھا ہے۔ والقسم الثانی من الرواۃ ھم المعروفون بالحفظ والعدالۃ دون الاجتھاد والفتوٰی کابی ھریرۃ وانس بن مالک فاذا صحت روایۃ مثلھما عندک فان وافق الخبر القیاس فلا خفاء فی لزوم العمل بہ۔ وان خالفہ کان العمل بالقیاس۔ کہ دوسری قسم راویوں کی ایسی ہے۔ کہ وہ حفظ اور عدالت کے لحاظ سے تو معروف ہیں۔ لیکن اجتہاد اور فتوے میں معروف نہیں جیسے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک۔ پس جب ایسوں کی روائت صحت تک پہونچ جائے تو اگر وہ خبر قیاس کے موافق ہو۔ تو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ اور اگر قیاس کے مخالف ہو۔ تو قیاس عمل پر مقدم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔

”یاد رکھنا چاہیئے کہ جبکہ آئت قبل موتہٖ کی دوسری قرأت قبل موتھم موجود ہے۔ جو بموجب اصولِ محدثین کے حکم صحیح حدیث کا رکھتی ہے یعنی ایسی حدیث جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ تو اس صورت میں محض ابوہریرہؓ کا قول رد کرنے کے لائق ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مقابل پر ہیچ اور لغو ہے۔ اور اس پر اصرار کرنا کفر تک پہونچا سکتا ہے۔ اور پھر صرف اسی قدر نہیں بلکہ ابوہریرہ کے قول سے قرآن شریف کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف توجابجا فرماتا ہے۔ کہ یہود ونصاریٰ قیامت تک رہیں گے۔ ان کا کلی استیصال نہیں ہوگا۔ اور ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ یہود کا استیصال کلی ہوجائے گا۔ اور یہ سراسر مخالف قرآن شریف ہے۔ جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیئے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے بلکہ چونکہ قرأت ثانی حسب اصول محدثین حدیث صحیح کا حکم رکھتی ہے۔ اور اس جگہ آئت قبل موتہٖ کی دوسری قرأت قبل موتھم موجود ہے جس کو حدیث صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اس صورت میں ابوہریرہ کا قول قرآن وحدیث دونوں کے مخالف ہے۔ فلا شک انہ باطلٌ ومن تبعہ فانہ مفسدٌ بطالٌ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۳۴ وصفحہ ۲۳۵)

تفسیر مظہری والا بھی اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ کے اس قول پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے۔

وھٰذا التاویل مرویٌ عن ابی ھریرۃ لکن کونہ مستفاداً من ھٰذہ الایۃ او تاویل الایۃ بارجاع الضمیر الثانی۔ الیٰ عیسیٰ ممنوعٌ۔ انما ھو زعم من ابی ھریرۃ لیس ذالک فی شیءٍ من الاحادیث المرفوعۃ۔ کہ یہ تاویل حضرت ابوہریرہؓ سے مروی تو ہے۔ لیکن آئت موصوفہ کے یہ معنے جو حضرت ابوہریرہ نے بیان کئے ہرگز صحیح نہیں اور قبل موتہٖ کی ضمیر حضرت عیسے علیہ السلام کی طرف نہیں پھر سکتی۔ یہ صرف حضرت ابوہریرہ کا اپنا گمان ہے۔ احادیث مرفوعہ میں اس کا کوئی اصل نہیں پایا جاتا۔“ (تفسیر مظہری صفحہ ۳۱ و ۳۲ ج ۳)

غیر احمدی علماء کے معنی قرآن کریم کے خلاف ہیں

غرض غیر احمدیوں کے معنے قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ اور بتاتا ہے کہ منکرین کا وجود قیامت تک رہے گا۔ وہ فرماتا ہے۔ القینا بینھم العداوۃ والبغضاء۔ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء اور غیر احمدی کہتے ہیں کہ سب اہل کتاب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ اسی رکوع میں اللہ تعالےٰ پہلے تو یہ فرمائے کہ فلا یومنون الا قلیلا۔ اور پھر کہہ دے کہ سارے ایمان لے آئیں گے ایسی بے جوڑ باتیں قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا بتاتا ہے۔ کہ غیر احمدی علما کے دل قرآن کریم کی حقیقی عزت وعظمت سے بالکل خالی ہیں۔ پھر ”ان“ حصر کے لئے آتا ہے۔ مگر جو ایمان غیر احمدی مراد لیتے ہیں۔ وہ ہزارہا مرنے والے اہل کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ پس اگر یہی معنے ہوتے تو اللہ تعالےٰ ضرور ان سب کو حضرت عیسے علیہ السلام کی آمدِ ثانی تک زندہ رکھتا تا وہ ایمان لاتے۔ اور قرآن کریم کا فرمودہ سچا ثابت ہوتا۔ لیکن جب ایسا نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ معنی ہی غلط ہیں۔ پھر غیر احمدیوں کے معنوں کے ضعیف اور کمزور بلکہ غلط ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ ایسے معنے تفاسیر میں قیل کے لفظ سے بیان کئے گئے ہیں۔ جو ضعف روائت پر دلالت کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی زیر آئت وقیل الضمیرُ ان لعیسیٰ۔ کہ ایک قول ضعیف یہ بھی ہے۔ کہ وہ تو ل ضمیریں حضرت عیسے کی طرف پھرتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر مظہری والا اپنی تفسیر کے صفحہ ۷۳۱ اور ۷۳۲ پر انہی معنوں کے متعلق بحث کرتا ہے۔ اور بڑے زور سے کہتا ہے۔ وکیف یصح ھذا التاویل مع ان من اھل الکتاب شامل للموجدین فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ تاویل کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ کلمہ انہیں بھی شامل کرتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں موجود تھے۔ پھر لکھتا ہے:۔

ولا وجہ لان یُزاد بہ فریق من اھل الکتاب یوجدون حین نزول عیسیٰ علیہ السلام کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں وہی اہل کتاب خاص کئے جائیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت موجود ہونگے۔

پس غیر احمدیوں کے معنے اپنی مسلمہ تفاسیر کے رو سے بھی کمزور اور ناقابل التفات ہیں۔

نونِ ثقیلہ ہمیشہ مضارع کو استقبال نہیں بناتا

پھر یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام میں نون ثقیلہ مضارع کو استقبال کے معنوں میں بنا دیتا ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولینصرنّ اللہ من ینصرہ۔ ان اللہ لقویٌ عزیز کہ وہ جو خدا تعالےٰ کی مدد کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اب یہاں آیت کے لفظ لینصرنّ کے آخر میں نون ثقیلہ ہے۔ لیکن اگر اس آیت کے یہ معنے کریں۔ کہ آئندہ کسی زمانے میں اگر کوئی ہماری مدد کرے گا تو ہم اس کی مدد کرینگے۔ تو یہ معنے بالکل فاسد اور خلاف سنت مستمرہ الٰہیہ ٹھہرینگے کیونکہ اللہ جل شانہ کی قدیم سے اور اس زمانہ سے کہ جب بنی آدم پیدا ہوئے یہی سنت مستمرہ ہے۔ کہ وہ مدد کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے:۔

والذین آمنوا وعملوا الصلحٰت لندخلنھم فی الصالحین یعنی ہماری سنت مستمرہ قدیمہ یہی ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لائیں۔ اور عمل صالحہ کریں۔ ہم انہیں صالحین میں داخل کیا کرتے ہیں اب لندخلنھم میں نون ثقیلہ ہے۔ لیکن اگر اس جگہ غیر احمدیوں کی طرز کے معنے کئے جائیں۔ تو اس قدر فساد لازم آتا ہے۔ جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ قاعدہ آئندہ کے لئے باندھا گیا ہے۔ اور اب تک کوئی شخص نیک اعمال بجا لاکر صلحاء میں داخل نہیں کیا گیا گویا آئندہ کے لئے گنہگار لوگوں کی توبہ منظور ہے۔ اس سے پہلے دروازہ بند رہا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک

آیت کے صحیح معنے

دراصل اس آیت میں اہل کتاب کی ایک بہت بڑی شرارت کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ باوجودیکہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم جیسی کتاب نازل فرما کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ مگر یہ کچھ ایسے ضدی ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح کے قتل ہونے کو ضرور مانتے رہینگے۔ اس وجہ سے کہ ان کا مذہب قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ جب تک وہ حضرت مسیح کو مصلوب نہ سمجھیں۔ کیونکہ یہود تو تورات کی اس آیت کے مطابق حضرت مسیح کو ملعون سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ "وہ بنی جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ خدا کا ملعون ہے" (استثناء ۲۱/۲۳) اور اگر اس عقیدہ کو ترک کر دیں تو انہیں حضرت مسیح پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور عیسائی اگر یہ مان لیں کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو ان کا کفارہ ٹوٹتا ہے۔ جو سپر ان کے مذہب کی بنیاد ہے۔ اور قبل موتہ اس لئے فرمایا۔ کہ موت کے بعد تو ان کو اصل حقیقت معلوم ہو ہی جائیگی۔ لیکن اپنی موت سے پہلے پہلے اہل کتاب یہی عقیدہ رکھیں گے کہ حضرت مسیح صلیب دئے گئے کیونکہ اگر یہ نہ مانیں تو ان کا مذہب ان کے ہاتھ سے جاتا ہے۔ گویا قرآن کریم میں یہ کلام بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ گو حق بات یہی ہے کہ حضرت مسیح مقتول بالصلیب نہیں ہوئے۔ مگر یہودی اور عیسائی کچھ ایسے ضدی ہیں کہ یہ مرتے دم تک مسیح کا مقتول بالصلیب ہونا مانینگے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہودی آج تک یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر قتل ہوئے اور عیسائی بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ان کیلئے کفارہ ہوئے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ لیؤمننّ کے معنے ہم نے جو یہ کئے ہیں کہ "ایمان لاتا رہیگا" یہ غلط نہیں۔ بلکہ اس کی کئی مثالیں قرآن کریم سے ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ ایک مقام پر فرماتا ہے:۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کہ اللہ تعالےٰ نے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آتے رہینگے اس کے یہ معنے نہیں کہ صرف زمانہ آئندہ میں غالب آئینگے۔ نزول قرآن سے پہلے رسول غالب نہیں آئے۔ اسی طرح فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنی راہیں دکھاتے رہینگے۔ یہ نہیں کہ صرف زمانہ آئندہ میں دکھائینگے۔ اس سے پہلے مجاہدوں کو نہیں دکھائیں۔

غرض لیؤمننّ بہ کے معنے ایمان لانے کے ہیں اور یہ بالکل صحیح ہیں۔ کیونکہ واقعۂ صلیبی پر ایمان لانا اہل کتاب بالخصوص عیسائیوں کے ایمان کا جزو ہے۔ اور یہود بھی حضرت مسیح کو ملعون ٹھہرانے اور اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ ہاں ایمان کے معنے اس جگہ محض مان لینے کے ہیں جیسا کہ آیت قرآنی ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم میں تؤمنوا کے معنے بات ماننے کے ہیں

پس لیؤمنن بہ میں ہٖ کی ضمیر کا مرجع صلیبِ مسیح ہے۔ اور اس کا ذکر اس سے پہلے بھی ہے چنانچہ ان الذین اختلفوا فیہ میں ہٖ کا مرجع اور پھر مالھم بہ من علم میں ہٖ کا مرجع قتل ہے اسیطرح بہ کا مرجع بھی قتل ہے۔ اور قبل موتہ لانا زائد نہیں۔ بلکہ بطور اظہار اور ایضاح ہے جیسے قرآن مجید میں تخطہٗ بیمینک کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی ہاتھوں سے لکھا۔ حالانکہ صرف "لکھنے" سے بھی یہ بات ثابت ہو سکتی تھی۔

غرض صحیح معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ ہر اہل کتاب یہودی ہو یا عیسائی حضرت مسیح کے قتل پر ایمان لاتا ہے اور لاتا رہیگا۔ اور اس بات پر اصرار کرتا رہیگا۔ کہ انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ مگر یہ سارا ایمان ہر کتابی کا اسی وقت تک ہے جب تک وہ موت سے بچا ہوا ہے۔ جس دن موت کا شکار ہو گیا۔ اس پر تمام حقیقت کھل جائیگی اور وہ سمجھ جائیگا کہ میں کس قدر غلطی پر قائم رہا۔

ان معنوں کی مزید تائید اس طرح بھی ہوتی ہے کہ موتہ کی دوسری قرأت موتھم آئی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کشاف جلد اول صفحہ ۲۹۷ میں لکھا ہے:۔

تدلّ علیہ قراۃ ابی الالیؤمنن بہ قبل موتھم اسی طرح تفسیر مظہری کے صفحہ ۷۳۱، ۷۳۲ پر زیر آیت موصوفہ لکھا ہے ویؤیدہٗ .... وان من اھل الکتاب الالیؤمنن بہ قبل موتھم اور یہ امر ظاہر ہے کہ ھم کی ضمیر جمع کیلئے آتی ہے۔ مگر مسیح واحد ہے۔ جس کی طرف وہ ضمیر نہیں پھر سکتی۔ ہاں اہل کتاب کی طرف پھر سکتی ہے۔ اور نہ صرف ھم بلکہ ھو کی ضمیر بھی۔ کیونکہ اگر اہل کتاب کو بلحاظ تمام افراد کے لیا جائے تو ھم کی ضمیر درست ہوگی۔ اور اگر اہل کتاب کو فرد کے لحاظ سے لیا جائے تو ھو کی ضمیر کافی ہوگی۔ غرض ہمارے معنوں کی رو سے دونوں قرأتیں صحیح ہیں اور انہی معنوں کی تائید آیت کا یہ اگلا حصہ کرتا ہے۔ کہ یوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا۔ کہ اہل کتاب تو اسی خیال پر جمع رہینگے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہو گئے مگر قیامت کے دن جب تمام پردے اٹھا دئے جائینگے حضرت مسیح ان کے خلاف بطور ایک گواہ کے کھڑے ہونگے۔ اور ان کو بتا دینگے کہ ان کی صلیبی موت کے متعلق ان کا خیال بالکل غلط تھا۔

غرض غیر احمدی علماء کا اس آیت سے یہ استنباط کرنا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی آسمان پر بجسد عنصری زندہ موجود ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے نام سُرخ خط اور غیر مبایعین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین الفضل کو معلوم ہے۔ کہ غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ مجھے ایک شخص نے قتل کی دھمکی پر مشتمل خط لکھا ہے۔ غیر مبایعین نے بغیر کسی تحقیق کے اس خط کو "قادیانی" بلکہ "قادیانیوں" کا خط قرار دے کر طوفان برپا کرنے کی کوشش کی۔ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے کئی ایک اشتعال انگیز مضامین بھی لکھ مارے۔ ریزولیوشنز بھی پاس کرائے۔ لیکن ناظرین حیران ہونگے۔ کہ ریزولیوشنز پیش کرنے والے۔ مضمون لکھنے والے۔ شور و شر کرنے والے تمام وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس خط کی شکل تک نہیں دیکھی۔ چہ جائیکہ انہیں اس کی محتویات کا علم ہو۔ اس حقیقت کے انکشاف کی تقریب یوں پیدا ہوئی۔ کہ ۳ر اکتوبر کو قریباً ۳ بجے احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں میں نے شیخ انعام الحق صاحب ایڈیٹر پیغام صلح سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے "سُرخ خط" دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے نہیں دیکھا۔ غلام نبی صاحب مسلم (جو سب سے پہلے ریزولیوشن بنانے والے بتائے جاتے تھے) نے بھی کہا۔ کہ میں نے اصل خط نہیں دیکھا۔ اس مجلس میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی۔ سید محمد امین صاحب گیلانی مولوی اختر حسین صاحب وغیرہم موجود تھے۔ کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ کہہ سکے میں نے اصل خط پڑھا یا دیکھا ہے۔ اس موقعہ پر احباب جماعت میں سے مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری۔ مولوی محمد یار صاحب عارف۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی اے وغیرہم موجود تھے۔ ہم نے کہا۔ افسوس آپ لوگوں پر کہ آپ نے اصل خط دیکھا تک نہیں اور شور سے آسمان سر پر اٹھا رہے ہیں اگر یہ اندھی تقلید نہیں یا بقول غیر مبایعین امیر پرستی نہیں تو اندھی تقلید اور امیر پرستی کس چیز کا نام ہے۔

چونکہ میں نے ایڈیٹر صاحب پیغام کو مسجد کی حرمت اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بیان دینے کے لئے کہا تھا۔ اور انہوں نے خط دیکھنے سے انکار کیا تھا اس لئے اب بھی یقین ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کا انکار نہیں کر سکتے۔ تمام اہل انصاف غور کریں۔ کہ غیر مبایعین کس طرح جادہ مستقیم سے دور جا رہے ہیں۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

ایک قابل تعریف نکاح ثانی

مورخہ ۷؍ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز دوشنبہ جناب مولوی عبد الستار صاحب ایم۔ اے امیر اڑیسہ پراونشل انجمن احمدیہ نے ایک غریب یتیم اور بیوہ لڑکی مسماۃ سیدہ محبوب النساء سے بعوض مہر مبلغ پانسو پچاس روپیہ مقام کھڑگپور میں نکاح ثانی کیا۔ خطبہ نکاح مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر ریلوے پولیس نے پڑھا۔ جناب امیر صاحب نے تعدد ازدواج اور نکاح بیوگان کے اصول کے ماتحت یہ نکاح کر کے ہم احمدیان اڑیسہ کے لئے ایک اچھا نمونہ قائم کیا۔ امید ہے کہ دیگر ذی استطاعت احباب بھی جماعت کی بیوہ اور غریب عورتوں کو اپنے عقد میں لا کر رشتوں ناطوں اور پرورش بیوگان کی مشکلات کو دور کر کے ثواب حاصل کریں گے۔

قریشی محمد حنیف

احمدیہ بلڈنگس میں غیر مبایعین سے ملاقات

۳ر اکتوبر۔ آل انڈیا نیشنل لیگ کے جلسہ کی تقریب پر لاہور جانے کا اتفاق ہوا تو کچھ وقت نکال کر ہم چند احباب غیر مبایعین کے مرکز احمدیہ بلڈنگس میں بھی گئے۔ مسجد میں غیر مبایعین کے مبلغین اور موجودہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اور سابق ایڈیٹر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مباحثہ راولپنڈی کی طباعت کی شرط میں سے ہے۔ کہ کتابت قادیان میں ہو لیکن اخراجات لاہور کے نرخ کے مطابق ہوں جس کا تصفیہ فریقین کریں گے۔ میں نے ۱ر ستمبر کو ایک صفحہ بطور نمونہ لکھوا کر غیر مبایع نمائندہ کو رجسٹری خط کے ذریعہ بھیج دیا تھا۔ چونکہ ان کی طرف سے ۳ر اکتوبر تک کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔ اور کتابت میں بلا وجہ التواء ہو رہا تھا۔ اس لئے ارادہ تھا۔ کہ اس امر کا بالمشافہ فیصلہ کر لیا جائے۔ مجھے یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی۔ کہ غیر مبایع نمائندہ قریباً ایک ہفتہ سے احمدیہ بلڈنگس میں مقیم ہے۔ مگر اس نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ اس معاملہ میں سکرٹری انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے آپ کو جواب ملے گا۔ سکرٹری صاحب کو بلوا کر فیصلہ کرنے کے لئے کہا۔ تو جواب ملا۔ کہ وہ آپ کو بذریعہ خط ہی جواب دیں گے۔ بالمشافہ گفتگو کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب ہم نے دیکھا۔ کہ نہ نمائندہ صاحب فیصلہ کرتے ہیں اور نہ سکرٹری صاحب تشریف لاتے ہیں۔ تو ہم نے ان سے پختہ وعدہ لیا۔ کہ تین دن کے اندر جواب پہنچ جائے گا۔

اس کے بعد ہم نے کوشش کی کہ جناب مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات کی جائے۔ مولوی صاحب مکان پر ہی موجود تھے۔ مگر باوجود ہمارے اصرار کے ایڈیٹرز اور مبلغین میں سے کسی نے اتنا بھی نہ کیا۔ کہ جا کر مولوی صاحب سے دریافت کرے کہ قادیان کے اتنے اصحاب آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں آخر ایک اور دوست نے کہا۔ کہ اگر آپ رقعہ لکھ دیں تو میں مولوی صاحب کو پہنچا دیتا ہوں۔ مولوی صاحب غالباً باہر جانے والے ہیں۔ چنانچہ میں نے رقعہ لکھ دیا کہ ہمیں صرف پانچ منٹ ملاقات کے لئے عنایت فرمائیں۔ وہ دوست رقعہ لے گئے اور جواب لائے کہ اس وقت نہیں۔ چنانچہ ہم آیت قرآنی وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم پر عمل کرتے ہوئے واپس آ گئے۔

اس عرصہ میں بعض نہایت اہم معلومات حاصل ہوئیں۔ جن میں سے بعض کا دوسرے موقعہ پر ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ۔ ہم نے چاہا تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب "پیغام" سے ہی انٹرویو حاصل کریں۔ مگر انہوں نے بھی صاف لفظوں میں انٹرویو دینے سے انکار کر دیا۔ ہم کوئی زیادہ عرصہ اس جگہ نہیں ٹھیرے۔ مگر مختصر سی گفتگو میں تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتّٰی کا نظارہ نظر آ رہا تھا۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے لڑکے پیغام بلڈنگس میں مقیم ہیں۔ وہ بھی مسجد میں بیٹھے تھے۔ میں نے ایک غیر مبایع مبلغ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ لوگوں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ ان کے عقائد آپ کے ہی عقائد ہیں یا کچھ اور؟ اس نے کہا۔ کہ میں نے اب نہیں پوچھا اور ہم کوئی ضرورت بھی نہیں سمجھتے۔ گویا غیر مبایعین ان لوگوں کو بطور آلہ کار استعمال کر رہے ہیں۔ اس سے انہیں کوئی غرض نہیں۔ کہ وہ عقائد کیا رکھتے ہیں۔ اور وہ عقائد غیر مبایعین کے عقائد کے خلاف ہیں یا موافق۔

خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکم ٹیکس کے اصول پر معاملہ زمین کی تشخیص کے متعلق سوالات

(۱)

ایک عرصہ سے اس بات کے لئے جدوجہد کی جارہی تھی۔ کہ معاملہ زمین انکم ٹیکس کے اصول کے لحاظ سے تشخیص کیا جائے تاکہ زمیندار بہت تھوڑی زمین رکھنے اور اس سے اپنے گذارہ کیلئے بھی پیداوار حاصل نہ کرسکنے اور بعض اوقات مالیہ ادا کرنے کیلئے بھی آمدنی پیدا نہ کرسکنے کے باوجود مجبور کئے جاتے ہیں۔ کہ مقررہ مالیہ ادا کریں۔ اس سے نجات پا جائیں۔ حکومت پنجاب نے اب اس اہم سوال کی طرف توجہ کی ہے۔ چنانچہ پنجاب لیجس لیٹو اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور اس سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق استصواب رائے کیا گیا ہے۔

(الف) کیا کوئی قابلِ عمل سکیم تجویز ہوسکتی ہے۔ جس کے ذریعہ انکم ٹیکس کی تشخیص کے اصول معاملہ زمین کی تشخیص پر عائد کئے جاسکیں۔ اور بالخصوص کیا تشخیص انکم ٹیکس کی مندرجہ ذیل تمام یا بعض خصوصیات کو اختیار کیا جاسکتا ہے:۔

(الف) ایک چھوٹی سی چھوٹی رقم جس سے کم خالص محاصل زمین پر معاملہ تشخیص نہ ہوگا۔

(ب) ہر مالیہ گذار کے خالص محاصل کا سالانہ تخمینہ۔

(ج) تشخیص کا درجہ دار پیمانہ جس میں خالص محاصل کی افزونی کے مطابق شرح زیادہ ہوتی چلی جائے۔

(د) ایک مقررہ رقم سے زیادہ آمدنیوں پر تشخیص کی خاص شرح بمثل سپر ٹیکس

(ھ) تشخیص کی شرحوں کو ایک فنانس بل کے رُو سے بذریعہ قانون سازی سال بہ سال تبدیل کرسکنا۔

(۲) آیا کسی دیگر ایسی تجویز کی سفارش کی جاسکتی ہے۔ جس کے ذریعہ معاملہ زمین کے طریق میں ایسی تبدیلیاں ہوسکیں۔ کہ چھوٹے زمینداروں کا بوجھ ہلکا ہوجائے۔ اس قسم کی تجویز میں ان دقتوں کا خیال رکھا جائے جو بوجہ وراثت تقسیم اور دیگر اسباب کھاتہ جات کے منقسم ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) وہ نقصان جو مالیات سرکار کو کمیٹی کی کسی مجوزہ سکیم سے پہنچیگا۔

اب کمیٹی مذکور کی طرف سے مندرجہ ذیل فہرست سوالات شائع کی گئی ہے جس سے یہ مقصود ہے کہ جن اشخاص کو معاملہ زمین کے متعلق دلچسپی ہے۔ وہ ان سوالات کی روشنی میں اپنے خیالات کمیٹی مذکور کے روبرو پیش کریں۔ اس فہرستِ سوالات کی نقول صاحبان فنانشل کمشنر کے دفتر لاہور اور شملہ سے مفت دستیاب ہوسکتی ہیں۔

انکم ٹیکس کی تشخیص کے اصول

(۱) انکم ٹیکس کی تشخیص ہر ٹیکس گذار کے خالص منافع کے سالانہ تخمینہ پر مبنی ہوتی ہے۔

۱۔ کیا ہر سال یعنی ہر فصل پر ہر مالیہ گذار کے خالص محاصل کا تخمینہ لگانا ممکن ہے۔

الف۔ جبکہ تشخیص مالیہ زمین کا طریق غیر مستقل ہو۔

ب۔ جبکہ یہ مستقل ہو۔

(۲) ہر دو صورتوں میں تشخیص کی اغراض کیلئے کم وبیش ہونیوالے اہم اسباب

الف۔ فصل کی نوعیت

ب۔ ہر جنس کی جھاڑ

ج۔ ہر جنس کا رائج الوقت بازاری نرخ ہوتا ہے۔

جمع مستقل کی صورت میں ایک مزید کمی بیشی کرنے والا سبب پختہ فصل کا رقبہ ہے۔

کیا یہ قابل عمل اور قرین مصلحت ہے۔ کہ موجودہ طریق مال گزاری میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ کمی بیشی کرنے والے اسباب کو مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ یا جملہ طریقوں سے کم کردیا جائے۔

الف۔ جمع مستقل کی بجائے جمع غیر مستقل طریقہ

ب:۔ مختلف شروح مقرر کرنا۔

۱۔ ہر جنس کیلئے

۲۔ اجناس کے گروہوں کیلئے جیساکہ آبیانہ کی صورت میں کیا جاتا ہے

ج:۔ جہاں تک نرخوں کا تعلق ہے تشخیص کا تدریجی پیمانہ عمل میں لایا جائے۔ بندوبست لائل پور کے متعلق اس سرکاری اعلان کی ایک نقل ضمیمہ الف کے طور پر منسلک ہے جس میں تشخیص کے تدریجی پیمانہ کے اصول کی تشریح کی گئی ہے۔

۳۔ مندرجہ بالا طریقوں میں سوائے جھاڑ کے باقی کمی بیشی کرنے والے اہم اسباب کا لحاظ رکھا جائے گا۔ کیا یہ قابل عمل اور قرین مصلحت ہوگا۔ کہ جھاڑ کی کمی بیشی کو پورا کرنے کیلئے ہر فصل میں ہر جنس کی بنیادی شرح تشخیص کو بڑھا گھٹا کر اس حد تک محسوب کرلیا جائے۔ جس حد تک کہ فصل کی جھاڑ اس جھاڑ سے بیش و کم تھی۔ جیسے تشخیص کے وقت فرض کرلیا گیا تھا۔

اگر ایسا کرنا قرین مصلحت ہے تو

الف۔ کمی بیشی پر کیا قیود عائد کی جائیں۔ (اگر کوئی ہوں)

ب۔ ہر فصل کے موقعہ پر ہر جنس کا جھاڑ کا تعین کرنے کیلئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔

ج۔ موجودہ شرح میں بیشی کے برخلاف مالیہ گذار کو کیا حقوق اپیل (اگر کوئی ہوں) حاصل ہونے چاہئیں

د۔ معاملہ زمین کی تشخیص میں ہر فصل کی تخمینی جھاڑ کے مطابق کمی بیشی کرنے کے سیاسی اثرات کیا ہونگے کیا لوگ اسے پسند کریگے۔ کیا شرحوں میں بیشی کرنے پر بے اطمینانی پیدا ہوگی کیا اس طرح رشوت ستانی کو ترغیب حاصل ہوگی۔

(۲) الف۔ اگر ہر مال گذار کیلئے سالانہ تخمینہ جات کا طریقہ اختیار کرنا ناقابل عمل تصور کیا جائے۔ تو کیا یہ قابل عمل اور قرین مصلحت ہوگا۔ کہ معاملہ زمین بصورت جنس وصول کرنے کا پرانا طریق پھر رائج کردیا جائے۔

ب۔ ایسے طریقہ کے فوائد اور نقصانات کیا ہوں گے۔

ج۔ ایسے طریقہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں گے

د۔ کیا لوگ اسے قبول کرینگے۔

ھ۔ رشوت ستانی کا انسداد کس طرح ہوگا

و۔ تشخیص کا معیار کیا ہوگا۔

ز۔ کیا اس کی بنا کل یا خالص محاصل پر ہونی چاہیئے۔

ح۔ کیا یہ ہر چک تشخیص کیلئے مختلف ہونا چاہیئے۔

۳۔ اگر موجودہ طریق تشخیص میں اہم تبدیلیوں کی سفارش کی جائے تو

۱۔ کیا ان کو سارے صوبہ میں بیک وقت رائج کردینا پسندیدہ ہے۔

۲۔ اگر ایسا کرنا پسندیدہ ہے۔ تو موجودہ قانون میں کیا تبدیلیاں کرنی پڑینگی۔

۳۔ مالیہ زمین کا موجودہ طریق سرکار اور مالیہ گذار کے درمیان بمنزلہ ایک معاہدہ کے متصور ہوتا ہے جسکی میعاد بندوبست تک ہوتی ہے۔ کیا اس امر کی سفارش کی جاتی ہے۔ کہ اس معاہدہ کو برطرف کردیا جائے۔ تاکہ بعض مالیہ گذاروں کو اس تبدیلی سے فائدہ ہو۔ اور بعض کو نقصان۔

۴۔ دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جوں جوں بندوبستوں کی میعاد ختم ہوتی جائے۔ تبدیلیاں آہستہ آہستہ رائج کی جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ تبدیلیوں کو پوری طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

مولوی رحمت علی صاحب انچارج مشن ہائے جزائر شرق الہند اور خاکسار ۲۷ ستمبر کو ساڑھے تین بجے کی گاڑی سے قادیان دارالامان سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر ہمارے مشفق اور مہربان آقا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بذات خود تشریف لاکر ذرہ نوازی فرمائی جزاھم اللہ واحسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ بعض احباب اور ہمارے رشتہ دار بٹالہ۔ امرتسر تک ساتھ تشریف لائے۔ رات کے گیارہ بجے ہم امرتسر سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں پانی پت اسٹیشن پر مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب موجود تھے۔ نیز کرنال اسٹیشن پر کافی تعداد میں دوست جمع تھے۔ ۲۸ ستمبر کو گیارہ بج کر ۲۹ منٹ پر صبح دہلی اسٹیشن پر پہنچے۔ بابو نذیر احمد صاحب اور خان صاحب ذوالفقار علی صاحب مع دیگر دوستوں کے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ جہاں ایک دن کے لئے ہم ٹھہرے۔

۲۹ ستمبر کو صبح ۹-۲۵ پر دہلی سے کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر احباب موجود تھے۔ علی گڑھ۔ کانپور۔ الہ آباد مغل سرائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ۳۰ ستمبر کو بوقت ۷ بجے شام ہم کلکتہ پہنچے۔ مکرم مولوی علی محمد صاحب اجمیری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اور مولوی دولت احمد صاحب وکیل وغیرہ احباب اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارے قیام کا انتظام انجمن احمدیہ ہال میں کیا گیا۔ دوران قیام کلکتہ میں احباب جماعت نے ہمیں ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ میاں محمد حسین صاحب۔ بابو محمد رفیق صاحب اور منشی محمد شمس الدین صاحب وغیرہ احباب کی مہمان نوازی قابل شکریہ ہے۔ پاسپورٹ۔ Vaccination اور تصدیق کرانے اور دیگر معلومات متعلقہ جہاز حاصل کرنے میں مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے ہماری قابل قدر امداد فرمائی۔

انشاء اللہ العزیز ہم ۴ اکتوبر کو۔ B.I. کمپنی کے جہاز Holyo نامی پر سوار ہونگے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ ہمارے منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں پر خدمت دین کرنے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں تا وہاں پر اللہ تعالےٰ کے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ سلسلہ کی اشاعت اور ترقی ہو۔

محمد اسحٰق سیالکوٹی کارکن تحریک جدید (مجاہد چین)

یوم التبلیغ کے لئے ایک مبارک تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "فتح اسلام" جس میں حضور نے خدا تعالےٰ کی خاص تجلی کی بشارت اور اس کی پیروی کی راہوں اور اس کی تائید کے طریقوں کی طرف دعوت دی ہے۔ ابو الفضل محمود صاحب قادیان نے شائع کی ہے۔ درسی کتب کے سائز کی ۴۸ صفحہ کی کتاب ہے۔ یوم التبلیغ کے لئے بہت کار آمد ہے۔ ایک کاپی کے لئے ۲ کے ٹکٹ بھیجے جائیں۔ اور سینکڑہ کے لئے عنہ احباب ضرورت کے مطابق ان سے منگوا سکتے ہیں۔

قابل توجہ احباب جماعت احمدیہ

چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ ڈاک خانہ کے سیونگ بینک اور دیگر بینکوں میں جمع کرواتے ہیں اور ان کو اس کے عوض سود لینا پڑتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

(ملاحظہ ہو فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۸۶ تا صفحہ ۱۹۰)

مگر یہ دیکھا گیا ہے کہ اس مد (اشاعت اسلام) کی آمد میں گذشتہ کئی سال سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے متواتر کمی ہو رہی ہے۔ اس سے یا تو یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ احباب میں اشاعت اسلام کا جذبہ کم ہو رہا ہے (جس کو درست نہیں مانا جاسکتا) یا یہ کہ احباب سود کی رقم کو بجائے اشاعت اسلام میں صرف کرنے کے لئے یہاں بھیجنے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے خلاف ہے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان تمام احباب کو جنہیں اس قسم کا روپیہ ملتا ہو۔ اس روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجنا چاہیئے۔ ناظر بیت المال قادیان

پروگرام ہاکی ٹورنامنٹ قادیان ۱۹۳۷ء

اب کے ہاکی ٹورنامنٹ کمیٹی نے مندرجہ ذیل پروگرام تجویز کیا۔

میچ نمبر	تاریخ وقت	مقابلہ مابین
۱۔ (سوموار)	۱۱ اکتوبر ۳۰-۴ بجے شام	مشن ہائی سکول دھاریوال - تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۲۔ (منگل)	۱۲ اکتوبر ۸ بجے صبح	ہاکی کلب بٹالہ - احمدیہ یونین کلب (بی) قادیان
۳۔	" " ۳۰-۴ بجے شام	فاتح نمبر ۲ - احمدیہ سپورٹس کلب (بی) قادیان
۴۔ (بدھ)	۱۳ " ۸ بجے صبح	ایم اے او کالج امرتسر - احمدیہ سپورٹس کلب اے
۵۔	" " ۳۰-۴ شام	احمدیہ یونین کلب اے قادیان - دی جنٹلمین ہاکی کلب
۶۔ (جمعرات)	۱۴ " ۸ بجے صبح	فاتح نمبر ۴ و فاتح نمبر ۵
۷۔	" " ۳۰-۴ بجے شام	فاتح نمبر ۳، فاتح نمبر ۶
۸۔ (جمعہ)	۱۵ " ۳۰-۴ "	فاتح نمبر ۶) فاتح نمبر ۷ فائینل میچ

نوٹ نمبر ۱:- ٹورنامنٹ کمیٹی پروگرام میں تغیر و تبدل کر سکتی ہے۔

نوٹ نمبر ۲:- تقسیم انعامات فائینل میچ کے اختتام پر ۱۵ اکتوبر کو ہونگے۔

سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی قادیان

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچرار کی ضرورت

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک ایسے لیکچرار کی فوری ضرورت ہے جو انٹرنس تک بخوبی انگریزی پڑھا سکتا ہو۔ اس کے علاوہ اگر علوم عربی سے بھی واقف ہو۔ تو ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب بہت جلد نظارت تعلیم میں درخواست بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

48

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

چونکہ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ۲۰ اکتوبر ۳۷ء سے دوسری جگہ جا رہے ہیں۔ اسلئے ہوسٹل کیواسطے نئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت درپیش ہے۔ جو احمدی احباب اس عہدے کے قابل ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ سپرنٹنڈنٹ کا ماہوار الاؤنس ۱۵/۰/۰ روپیہ تک دیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ رہائش کیلئے ایک کوارٹر بھی ملتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کیلئے ضروری ہے۔ کہ انگریزی خوان ہونے کے علاوہ دینیات اور تعلیم سلسلہ سے واقف ہو۔ اور کالج کے طلبہ پر ضبط رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھجوائی جائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

ڈاکٹر اور حکیم سرمۂ نور (رجسٹرڈ) کے گرویدہ اور مداح ہیں!!

فی تولہ دو روپے

چھ ماشہ ایک روپیہ

سرمہ نور جملہ امراض چشم کا بہترین علاج ہے۔

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ) جوان مرد بناکر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت یکصد گولی اڑھائی روپے قیمت پچاس گولی ڈیڑھ روپیہ

اکسیر مردمی (رجسٹرڈ) کثرت احتلام۔ دھات۔ سرعت انزال۔ کمر درد۔ کمی بھوک۔ کمزوری غرض جریان کا مرض جڑ سے دور ہوکر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے

طلائے عنبری بیرونی مالش ہے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر اٹھرا استقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت تولہ ایک روپیہ۔ گیارہ تولہ نو روپے ۹/

تریاق معدہ (رجسٹرڈ) معدہ جگر اور آنتوں کی تکلیف کے لئے بہترین ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

بچوں کا شربت بدہضمی۔ جوش۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کرکے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت اونس ۷/ دو اونس ۱۲/

موتی منجن پائیوریا اور گوشت خورہ کیلئے تریاق ہے دانتوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے کیڑوں کا قاتل۔ امراض دنداں کا نہایت عمدہ علاج ہے۔ قیمت صرف چھ آنے

خالص ست سلاجیت تمام حکماء کا متفقہ قول ہے کہ سلاجیت روح۔ دل۔ دماغ۔ گردہ غرض اعضائے رئیسہ اور شکستہ ہڈیوں کیلئے یقیناً مفید ہے۔ قیمت تولہ صرف آٹھ آنے

کشتہ فولادی مہینوں کی محنت اور کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے۔ کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بیحد مفید ثابت ہو چکا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنے (۸/)

ملنے کا پتہ:- مینیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ مسرت

اس میں شک نہیں کہ ہر چیز خدائے تبارک و تعالےٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ اور وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ تاہم کسی چیز میں بہترین نسل پیدا کرنا بھی یقیناً اسی کے اختیار میں ہے۔ میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری خاندانی دوا جو وسیع تجربہ کے بعد پیش کی جا رہی ہے ”مسرت“ نامی دوا میں خدا تعالےٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے۔ کہ اگر اسے حمل کے تیسرے ماہ کے ابتدائی دونوں میں استعمال کیا جائے۔ تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ جن بہنوں کے گھر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو خدا کا نام لیکر دوا ”مسرت“ کا استعمال کرنا چاہئے۔ یقیناً دلی مراد حاصل ہوگی۔ قیمت دوا پانچ روپیہ (صہ)

ملنے کا پتہ:- ایچ۔ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

محلہ دارالفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴-۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے۔ اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہراہ ہے جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اس کی قیمت عہ/ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ/ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجت مند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ ہالینڈ کا ایک طیارہ یورپ جاتے ہوئے جنوبی سماٹرا میں گر کر پاش پاش ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تین آدمی ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ اس طیارہ کے ذریعہ سات مسافر سفر کر رہے تھے۔

جنیوا ۱۷ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مشرق اقصیٰ سے متعلق مجلس مشاورت کی سب کمیٹی نے موجودہ جنگ چین و جاپان کے اسباب پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ چین کے خلاف بحری۔ بری اور فضائی اقدامات کرنے میں جاپان حد سے تجاوز کر رہا ہے۔ نیز جاپان کے موجودہ اقدامات معاہدہ دول تسعہ اور معاہدہ پیرس کے منافی ہیں۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی سبجیکٹس کمیٹی اور سالانہ اجلاس میں جو اکتوبر کے وسط میں لکھنؤ میں منعقد ہو رہا ہے۔ پنجاب کی طرف سے مندوبین کی ایک کافی تعداد بھیجی جائے گی۔ امید ہے۔ کہ ان میں یونینسٹ پارٹی کے متعدد ارکان شامل ہونگے۔ ممکن ہے کہ وزیر اعظم پنجاب ان کی رہنمائی کریں۔ اسی طرح توقع ہے کہ مدراس اور بنگال کے مندوبین میں بھی ان حکومتوں کے مسلم وزراء شامل ہونگے۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی کیمسٹری لیبارٹری کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ایس۔ ایس بھٹناگر اور مشن کالج کے ایک پروفیسر اور ایک دو اور پروفیسروں نے سائنس کی مدد سے ایک مصنوعی انسان تیار کیا ہے۔ جس کا نام انہوں نے "ROBOT." رکھا ہے۔ یہ مصنوعی انسان چلتا پھرتا ہے اور خاص خاص سوالات کا جواب بھی دیتا ہے یہ "مشینی انسان" بجلی کے ذریعہ سب کام کرتا ہے۔ ماہ دسمبر میں ہونے والی نمائش میں جو منٹو پارک میں ہوگی اس "آدمی" کو پبلک کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ رزمک کے قریب وزیریوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا۔ فوجی دستے پندرہ گھنٹے کے بعد رزمک واپس آ گئے۔ ان میں سے ایک ہندوستانی سپاہی ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی میں لالہ شام لال نے مسٹر ایس۔ پی۔ چیمبر کے اڑھائی تین ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ پر انکم ٹیکس کمشنر ہند مقرر کئے جانے کے خلاف تحریک التوا پیش کی۔ بحث و تمحیص کے بعد مسٹر شام لال کی تحریک التوا ۵۹ آراء کی حمایت اور ۴۲ کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

پیرس ۶ اکتوبر۔ مقامی پولیس نے متعدد مقامات پر چھاپہ مار کر ایک زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے۔ گذشتہ دنوں پیرس میں بم پھٹنے کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ اور پولیس اس سلسلہ میں مصروف تحقیق تھی۔ آخر ایک سازش کا علم ہو گیا۔ اور پولیس نے متعدد مقامات پر چھاپے مار کر مشین گنیں۔ بم رائفلیں پستول اور ڈائنامیٹ برآمد کر لئے سازشیوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فسطائی اطالوی پارٹی کے ایجنٹ ہیں۔ وہ فرانس میں فسطائی انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

لکھنؤ ۶ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ خان بہادر سعد الدین احمد ممبر یوپی اسمبلی نے خان بہادر کا خطاب ترک کر دیا ہے۔ اور میڈل اور سند گورنمنٹ کو واپس بھیج دی ہے۔ اور خود کانگرس پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

بیت المقدس ۶ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فلسطین میں بعض مقامات پر برف گری ہو گیا۔ کل شام ٹیلیفون کی خراب شدہ لائن کو درست کرنے والی ایک جماعت پر عربوں نے گولیاں چلائیں۔ ایک قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے قتل کے مقدمات میں تائید میں شہادت کی ضرورت کو اڑا دیا گیا ہے۔ عربوں پر ظلم و ستم ڈھانے کے لئے خاص عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ بیت المقدس اور یافا میں ہڑتال بدستور جاری ہے۔ برطانی افواج بازاروں میں گشت کر رہی ہیں۔

پٹنہ ۶ اکتوبر۔ مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے انجمن اسلامیہ اور مسلم یتیم خانہ کا معائنہ کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ بانئ اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقت دنیا میں تشریف لائے۔ جب انسانیت کو آپ کی سخت ضرورت تھی۔ آپ نے دنیا کو درس مساوات و جمہوریت دیا۔ انسانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنا سکھایا۔ پس مسلمان بچوں کو چاہیئے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کریں۔

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی اخراجات کے سلسلہ میں حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھاری فوجی اخراجات کے خلاف اور فوج کو ہندوستانی بنانے کے حق میں ہندوستانیوں کی ایجی ٹیشن ثمر آور ثابت ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان میں مقیم برطانی فوجی دستوں کے اخراجات برداشت کرنے منظور کر لئے ہیں۔ کل فوجی اخراجات ۴۵ کروڑ روپیہ ہیں۔ ان میں سے ۱۲ کروڑ روپیہ برطانی فوجی دستوں پر صرف ہوتا ہے۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ کروڑ روپیہ جو حکومت برطانیہ سے وصول ہوگا۔ اسے ہندوستان کی صوبجاتی حکومتوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان شائع ہونے کی توقع ہے۔

مراد آباد ۶ اکتوبر۔ حافظ محمد ابراہیم وزیر مواصلات یوپی جو اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو کر کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب ہو رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مولانا شوکت علی صاحب مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونگے۔ یاد رہے کہ حافظ صاحب متعدد مرتبہ اسمبلی میں چیلنج کر چکے ہیں کہ اس حلقہ انتخاب سے اگر مسٹر محمد علی جینا بھی میرے مقابلہ میں کھڑے ہونگے۔ تو میں ان کو شکست دے سکونگا۔

شملہ ۶ اکتوبر۔ مسٹر ستیا مورتی ایم ایل اے نے ایک ملاقات کے دوران میں "بندے ماترم" کے گیت کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسمبلیوں میں بندے ماترم یا کوئی اور گیت نہیں گایا جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں پارلیمنٹ کی مثال نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ ایک پرانا خیال ہے بغیر حاضرہ کی مجالس آئین ساز میں ان چیزوں کی ضرورت ہی کیا ہے۔

ٹوکیو ۱۷ ستمبر۔ شمالی چین میں جاپان کا جنگی محاذ جو صوبجات چہار سیوان شانسی۔ ہوپی۔ اور شنٹنگ تک وسیع ہے۔ اس وقت ۲۵۰ میل سے زیادہ لمبا ہے۔ ان صوبجات کے اہم مقامات کو کھونے کے بعد چینی ایک زبردست دفاعی جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ پینگ ہانکو ریلوے کی طرف ہونان سے زبردست چینی کمک بھیجی جا رہی ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ شانسی میں اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے